پیکرِ استقامت



مؤلف

فخر المشائخ ابو المکرّم **ڈاکٹر سید محمد اشرف** الاشرفی الجیلانی

سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ

ناشر: اشرف پبلیکیشنز پوسٹ بکس 2424 کراچی۔

پیکرِ استقامت

حضرت اشرف المشائخ

ابو محمد شاہ سید احمد اشرف

الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

کی بارگاہ میں

فخر المشائخ ابوالمکرّم

ڈاکٹر سید محمد اشرف

الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی

سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ

کا نذرانہ عقیدت

ناشر: اشرف پبلیکیشنز پوسٹ بکس 2424 کراچی۔

www.ashrafia.net

نام کتاب: پیکرِ استقامت

مصنّف: ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالیٰ

ترتیب و پیشکش: محمد عرفان اشرفی

صفحات: 64

تعداد: 1000

قیمت: -/25

کمپوزنگ: علی احمد بھٹی

ناشر: اشرف پبلیکیشنز پوسٹ بکس 2424 کراچی۔

ملنے کا پتہ: درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد (فردوس کالونی) کراچی۔

فہرست:

ہمہ صفت موصوف شخصیت ۔ پہلے یوم وصال پر ماہنامہ الاشرف کا اداریہ

موت ایک اٹل حقیقت ہے ۔ دوسرے یوم وصال پر ماہنامہ الاشرف کا اداریہ

سفر آخرت کی تیاری ۔ تیسرے یوم وصال پر ماہنامہ الاشرف کا اداریہ

پرنور اور پرکشش چہرہ ۔ چوتھے یوم وصال پر ماہنامہ الاشرف کا اداریہ

اصلاحی ۔ پاکیزہ زندگی ۔ پانچویں یوم وصال پر ماہنامہ الاشرف کا اداریہ

☆☆☆☆☆

ابتدائیہ

نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

میرے پیرومرشد اشرف المشائخ حضرت ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ سلسلہ اشرفیہ کی ایک علمی وروحانی شخصیت تھے آپ نے بزرگان سلف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سیاحت اور تبلیغِ دین کو اپنا مشن بنایا اور اس مقصد کے لیے پاکستان کے مختلف شہروں اور بیرونی ممالک کے تبلیغی دورے کیئے جس کے نتیجے میں ہزاروں نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور لاکھوں گمراہ انسانوں نے راہ ہدایت پائی آپ نے پاکستان میں کراچی ، ملتان ، فیصل آباد میں اور بیرونی ممالک ساؤتھ افریقہ اور ہالینڈ کے شہر راوٹرڈیم میں سلسلہ اشرفیہ کے مراکز قائم کیئے جہاں آج بھی رشدو ہدایت کا سلسلہ جاری وساری ہے آپ کی علمی وروحانی عظمت کو وقت کے جید علماء نے تسلیم کیا اور آپ سے سلسلہ اشرفیہ کی خلافت حاصل کی ۔جن علماء نے آپ سے خلافت حاصل کی ان علماء میں شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی ، استاد العلماء حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ ، مناظر الاسلام حضرت علامہ سعید اسعد مدظلہ العالی ، مناظر اہلسنت حضرت علامہ عبدالتواب اچھروی مدظلہ العالی ، حضرت علامہ قاری نثار الحق صدیقی اشرفی مدظلہ العالی ، حضرت علامہ سید منور علی شاہ جیلانی مدظلہ العالی (سجادہ

نشین لورائی شریف سندھ) حضرت مولانا عبد الجبار اشرفی رحمۃ اللہ علیہ، جناب ڈاکٹر خضر نوشاہی اشرفی (سجادہ نشین ساہن پال شریف) صاحبزادہ محمد غوث صابری اشرفی، مہتمم جامعہ محمدیہ ماڈل کالونی کراچی، مولانا قاضی حافظ سید ارشاد حسین اشرفی مدظلہ العالی، حضرت علامہ عبد الرشید اشرفی (ہالینڈ) حضرت علامہ غلام صابر ابراہیم اشرفی (پٹوریہ ساؤتھ افریقہ) جناب ڈاکٹر ابراہیم اشرفی (ڈربن ساؤتھ افریقہ) جناب مولانا عباس خان اشرفی رحمۃ اللہ علیہ (ساؤتھ افریقہ) کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں ان حضرات کے علاوہ آپ نے اپنے تمام صاحبزادگان کو بھی خلافتیں عطا فرمائیں آپ نے اپنے وصال سے دو سال قبل اپنے فرزند اکبر ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی کو علماء و مشائخ کی موجودگی میں اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ اس موقع پر آپ کی جانب سے ایک ''محضر نامہ ولی عہدی و جانشینی'' صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے پڑھ کر سنایا جس پر محفل میں موجود تمام علماء و مشائخ نے دستخط فرمائے۔ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے ۱۳/ ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ مطابق 17 دسمبر 2005ء کو وصال فرمایا۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی تدفین آپ کے والد گرامی قطب ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے مزار پرُ انوار کے برابر کی گئی وصال کے تیسرے روز سوئم کی تقریب ہوئی جس میں خانوادۂ اشرفیہ کی اہم شخصیات کے علاوہ علماء و مشائخ نے کثیر تعداد میں شرکت کی اس موقع پر آپ کی وصیت کے

مطابق آپ کے فرزند اکبر ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی کو درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد (فردوس کالونی) کا سجادہ نشین مقرر کیا گیا خانوادہ اشرفیہ کی جانب سے آپ کو ''فخر المشائخ'' کا خطاب بھی دیا گیا۔ اس موقع پر علماء و مشائخ نے خطاب فرمایا اور اشرف المشائخ کو خراج تحسین پیش کیا آخر میں ڈاکٹر سید محمد اشرف الجیلانی مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے والد گرامی حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کی حیات مبارکہ پر روشنی ڈالی۔

ہم اپنے پیر و مرشد کے پانچویں یوم وصال کے موقع پر ان کے جانشین فخر المشائخ ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی کی وہ تقریر جو سوئم کے موقع پر کی گئی اور اس کے علاوہ ماہنامہ الاشرف میں حضرت کے چہلم اور سالانہ فاتحہ کے موقع پر اداریہ کے طور پر آپ کو خراج تحسین پیش کیا گیا اس کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اور بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہیں کہ۔ ''مولیٰ تعالیٰ گلشن اشرفی اسی طرح مہکتا رہے'' حضرت مخدوم سمنانی، حضرت قطب ربانی اور حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کا فیضان قیامت تک جاری رہے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاکپائے اشرف المشائخ

محمد عرفان اشرفی

(۱۳ ذیقعدہ ۱۴۳۱ھ)

شجرہ نسب عالی

فخر کائنات، محسن انسانیت، سرور دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

سیدۃ النساء العالمین خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا زوجہ

حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ

(۳)

سبط مکرم حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

(۴)

حضرت سیدنا حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ

(۵)

حضرت سیدنا عبداللہ محض رضی اللہ عنہ

(۶)

حضرت سیدنا موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ

(۷)

حضرت سیدنا عبداللہ ثانی رضی اللہ عنہ

(۸)

حضرت سیدنا موسیٰ ثانی رضی اللہ عنہ

(۹)

حضرت سیدنا داؤد رضی اللہ عنہ

(۱۰)

حضرت سیدنا محمد رضی اللہ عنہ

(۱۱)

حضرت سیدنا یحییٰ زاہد رضی اللہ عنہ

(۱۲)

حضرت سیدنا عبداللہ جیلی رضی اللہ عنہ

(۱۳)

حضرت ابوصالح سیدنا موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ

(۱۴)

شہباز لامکانی، غوث صمدانی، محبوب سبحانی حضرت ابو محمد محی الدین سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

(۱۵)

حضرت سیدنا ابوبکر تاج الدین عبدالرزق الجیلانی رضی اللہ عنہ

(۱۶)

حضرت سیدنا ابوصالح عمادالدین نصر الجیلانی قدس سرہ

(۱۷)

حضرت سیدنا ابونصر محمد الجیلانی قدس سرہ

(۱۸)

حضرت سیدنا سیف الدین یحییٰ حموی الجیلانی نصر الجیلانی قدس سرہ

(۱۹)

حضرت سیدنا شمس الدین الجیلانی قدس سرہ

(۲۰)

حضرت سیدنا علاؤالدین علی الجیلانی قدس سرہ

(۲۱)

حضرت سیدنا بدرالدین حسین الجیلانی قدس سرہ

(۲۲)

حضرت سیدنا ابوالعباس احمد الجیلانی قدس سرہ

(۲۳)

حضرت سیدنا عبدالغفور حسن الجیلانی قدس سرہ

(۲۴)

مخدوم الآفاق حضرت ابوالحسن سیدنا عبدالرزاق نورالعین اشرفی الجیلانی قدس سرہ

(سجادہ نشین اوّل درگاہ کچھوچھہ شریف انڈیا)

(۲۵)

حضرت سیدنا شاہ حسین قتال الاشرفی الجیلانی قدس سرہ (خلیفہ حضرت نورالعین)

(۲۶)

حضرت سید جعفر شاہ الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

(۲۷)

حضرت سید چراغ جہاں الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

(۲۸)

حضرت سید جعفر شاہ ثانی الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

(۲۹)

حضرت سید مبارک شاہ الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

(۳۰)

حضرت سید محبّ اللہ شاہ الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

(۳۱)

حضرت سید محمد شاہ الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

(۳۲)

حضرت سید قطب جہاں الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

(۳۳)

حضرت سید محمد شاہ ثانی الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

(۳۴)

حضرت سید عبد الواہاب الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

(۳۵)

حضرت سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ (ثالث)

(۳۶)

حضرت سید حامد اشرف الاشرفی الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

(۳۷)

حضرت سید محمود اشرف الجیلانی قدس سرہ

(۳۸)

حضرت سید حسین اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

(۳۹)

قطب ربانی حضرت ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

(۴۰)

حضرت اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

سجادہ نشین اوّل درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی

اقوال اشرف المشائخ قدس سرہ

☆ نیت کی درستگی تمہارے تمام اعمال کی درستگی کا سبب ہوگی اس لئے اپنی نیت کی درستگی کا اہتمام کرو۔

☆ یہ یقین کہ اپنے ہر عمل کا حساب دینا ہے تمہیں صراط مستقیم عطا کرے گا۔

☆ تربیتِ اولاد جتنی بڑی ذمہ داری ہے اتنی ہی زیادہ کوتاہی ہم اس میں برتتے ہیں پھر اپنی کوتاہی کی بجائے نافرمان اولاد کا رونا روتے ہیں اپنی کوتاہیوں پر نظر رکھو اور اپنا محاسبہ کرتے رہو۔

☆ اپنا بھلا چاہتے ہو تو دوسروں کے ساتھ بھلائی کرو۔

شجرہ طریقت

۱۔ سرور کائنات حضور پرنور سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — مدینہ منورہ۔۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ

۲۔ حضرت سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ — نجف شریف۔۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ

۳۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ — بصرہ۔۷ محرم الحرام ۱۱۰ھ

۴۔ حضرت خواجہ عبدالواحد ابن زید رضی اللہ عنہ — بصرہ ۱۷۶ھ

۵۔ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ — ۱۸۷ھ

۶۔ حضرت خواجہ سلطان ابراہیم ادھم رضی اللہ عنہ — شام۔۲۶۷ھ

۷۔ حضرت خواجہ سدید الدین حذیفۃ المرعشی قدس سرہ — شام

۸۔ حضرت خواجہ امیر الدین ہبیرۃ البصری قدس سرہ — ہبیرہ متصل بصرہ

۹۔ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس سرہ — ۲۹۹ھ

۱۰۔ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی قدس سرہ — عکہ (شام)

۱۱۔ حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی قدس سرہ — ہرات چشت ۳۵۵ھ

۱۲۔ حضرت خواجہ محمد بن ابو احمد چشتی قدس سرہ — ہرات چشت ۴۱۱ھ

۱۳۔ حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی قدس سرہ — ہرات چشت ۴۵۹ھ

۱۴۔ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ — چشت ۵۲۷ھ

۱۵۔ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ بخارا

۱۶۔ حضرت خواجہ عثمان ہارون قدس سرہ مکہ معظّمہ ۶۰۷ھ

۱۷۔ حضرت خواجہ خواجگان غریب نواز سلطان

الہند معین الدین حسن چشتی اجمیری قدس سرہ اجمیر ۶ رجب المرجب ۶۳۳ھ

۱۸۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ مہرولی (دہلی) ۶۳۴ھ

۱۹۔ حضرت خواجہ مسعود بابا فرید گنج شکر قدس سرہ پاک پتن ۔ ۵ محرم الحرام ۶۶۹ھ

۲۰۔ حضرت خواجہ سلطان المشائخ محبوب الٰہی

نظام الدین اولیاء قدس سرہ دہلی ۔ ۱۸ ربیع الثانی ۷۲۵ھ

۲۱۔ حضرت خواجہ عثمان اخی سراج الحق

والدین آئینہ ہند قدس سرہ سعد اللہ پور (مالدہ) ۷۵۸ھ

۲۲۔ حضرت خواجہ عمر اللہ الحق والدین

گنج نبات خالدی قدس سرہ پنڈوا (مالدہ) ۸۰۰ھ

۲۳۔ حضرت خواجہ غوث العالم محبوب یزدانی

مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کچھوچھہ شریف ۔ ۲۸ محرم الحرام ۸۳۲ھ

۲۴۔ حضرت خواجہ مخدوم الآفاق سید عبد الرزاق نور العین قدس سرہ

کچھوچھہ شریف ۷ ذی الحج ۸۷۲ھ

۲۵۔ خواجہ حسین الاشرفی الجیلانی فرزند

نور العین الاشرفی الجیلانی قدس سرہ — کچھوچھہ شریف

۲۶۔ حضرت سید شاہ جعفر عرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ — کچھوچھہ شریف

فرزند حضرت خواجہ شاہ سید حسین الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

۲۷۔ حضرت سید حاجی چراغ جہاں قدس سرہ — کچھوچھہ شریف

۲۸۔ حضرت سید محمود شمس الدین قدس سرہ — کچھوچھہ شریف

۲۹۔ حضرت سید شاہ راجو قدس سرہ — کچھوچھہ شریف

۳۰۔ حضرت سید احمد قدس سرہ — کچھوچھہ شریف

۳۱۔ حضرت فتح اللہ قدس سرہ — کچھوچھہ شریف

۳۲۔ حضرت سید محمد مراد قدس سرہ — کچھوچھہ شریف

۳۳۔ حضرت سید بہاؤ الدین قدس سرہ — کچھوچھہ شریف

۳۴۔ حضرت سید توکل علی قدس سرہ — کچھوچھہ شریف

۳۵۔ حضرت سید داؤد قدس سرہ — کچھوچھہ شریف

۳۶۔ حضرت سید شاہ نیاز اشرف قدس سرہ — کچھوچھہ شریف

۳۷۔ حضرت تاج العرفاں سید شاہ اشرف حسین

اشرفی الجیلانی سجادہ نشین سرکار کلاں قدس سرہ — کچھوچھہ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۴۸ھ

۳۸۔ حضرت شیخ المشائخ محبوب ربانی سید شاہ ابو احمد علی

حسین عرف اشرفی میاں سجادہ نشین سرکار کلاں قدس سرہ — ۱۱ رجب المرجب ۱۳۵۵ھ

۳۹۔ حضرت قطب ربانی ابومخدوم شاہ سید
محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ ۱۷ جمادی الاولی ۱۳۸۱ھ

۴۰۔ اشرف المشائخ حضرت ابومحمد شاہ سید
احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ ۱۴ ذیقعد ۱۴۲۶ھ

☆☆☆☆☆

ارشاد اشرف المشائخ

مریدین کی روحانی تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے فرمایا حسد سے بچو، کیونکہ یہ ایسی روحانی بیماری ہے جو انسان کے اعمال صالحہ کو ختم کر دیتی ہے حسد کرنے والا انسان کبھی سکون سے نہیں رہتا بلکہ اندر ہی اندر جلتا رہتا ہے اور اس شخص کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے جس سے اس کو حسد ہوتا ہے پھر اس کی عبادت میں خشوع وخضوع بھی ختم ہو جاتا ہے لہٰذا طالب صادق کے لئے لازم ہے کہ اپنے آپ کو اس بیماری سے بچائے تاکہ اس کے اعمال ضائع نہ ہوں بلکہ محفوظ رہیں اعمال کو بچانا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ جب حسد پر قابو پا لو گے یعنی اپنے دل سے نکال دو گے تو تمہارے نیک اعمال خود بخود محفوظ ہو جائیں گے۔

پیکرِ استقامت

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلٰوۃ و السلام علی من کان نبیاً و آدم بین المآءِ والطین و اعلٰی اٰلہ وأصحابہ اجمعین اما بعد فاعوذبا للّٰہ من الشیطان الرجِیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ۔ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا با لجنۃ التی کنتم توعدون (پارہ ۲۴ سورۃ حم السجدہ آیت نمبر ۳۰)

ترجمہ: بے شک وہ (سعادت مند) جنہوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ اس قول پر پختگی سے قائم رہے۔اترتے ہیں ان پر فرشتے (اور انہیں کہتے ہیں) کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو تمہیں بشارت ہو جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

وہی بزم ہے وہی دھوم ہے وہی عاشقوں کا ہجوم ہے
ہے کمی تو بس اسی چاند کی جو تہہ مزار چلا گیا

جلیل القدر علماء کرام، مشائخ عظام اور وابستگان سلسلہ اشرفیہ آج ہماری محفل سونی ہے اس لئے کہ آج ہم میں وہ شخصیت نہیں جو رونق محفل تھی ۔جن کا دیدار ہم کرتے تھے اور ان کے دیدار سے اپنی پیاس کو بجھاتے تھے آج ہم ان کے سوئم میں حاضر ہیں جن کی راتیں ’’یبیتون لربھم سجدًا و قیاما ‘‘ کی تفسیر

اور جن کے دن "خیر الناس مَنْ ینفع النّاس" کا مصداق تھے باالفاظ دیگر یوں کہا جا سکتا ہے کہ جن کی راتین خدا کے لئے اور دن مخلوق خدا کے لئے وقف تھے۔ وہ عظیم المرتبت شخصیت جس نے سب میں محبتیں بکھریں اور ایسی محبتیں بکھریں کہ جو اپنے تھے وہ تو اپنے ہی تھے جو غیر تھے وہ بھی سمجھتے تھے کہ حضرت سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ جو ان کی محفل میں آتا تھا وہ ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ تبلیغ و نصیحت کا اندازا ایسا تھا کہ کبھی کسی کو جھڑکا نہیں کبھی کسی کو ڈانٹا نہیں مارنا تو در کنار کبھی کسی کو گھور کر بھی نہیں دیکھا اگر کبھی کسی مرید سے کوئی غلطی ہو جاتی یا ہم بہن بھائیوں میں سے کسی سے غلطی ہو جاتی تو اتنی محبت و شفقت کے ساتھ نصیحت اور اصلاح فرماتے کہ غلطی کرنے والا خود بخود اپنی غلطی پر نادم ہو جاتا اور آئندہ نہ کرنے کا عہد کر لیتا بھری محفل میں اصلاح کا اندازا یہ تھا کہ کبھی کوئی قصہ سنا رہے ہیں تو اس کے دوران ایسے جملے ارشاد فرماتے کہ محفل میں موجود ہر شخص اپنی جگہ تائب ہو جاتا تھا ان کی محفل بے سکونوں کے لئے سکون اور بے قراروں کے لئے قرار تھی۔

ان کے چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی تھی۔ کبھی بھی انہیں غصے کی کیفیت میں نہیں دیکھا جب ان کے پرُنور چہرے پر نظر پڑتی تھی حقیقت میں اللہ یاد آتا تھا۔ یہی ان کے ولی ہونے کی دلیل تھی۔ فرمایا میرے آقا ﷺ نے کیا میں تمھیں نہ بتاؤں کہ تم میں بہترین لوگ کون ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا نَعم یا رسول اللہ ﷺ جی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں ضرور بتائے کہ ہم میں بہترین لوگ کون

ہیں۔سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا'' تم میں بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب ان کے چہرے کو دیکھو تو اللہ یاد آئے'' یقیناً میرے والد گرامی کا چہرہ ایسا ہی تھا کہ جب ان کو دیکھتے تو اللہ یاد آتا تھا دوسری چیز جوان کے اندر تھی وہ استقامت علی المعمولات یعنی وہ اپنے معمولات کے بڑے پابند تھے۔جو چیز انہوں نے شروع کر دی تادم وصال اس پر قائم رہے اور کبھی کسی حال میں اسے ترک نہیں کیا روزانہ رات کو سو (۱۰۰) نفل پابندی سے ادا فرماتے تھے آج کے دور میں علماء ومشائخ میں ہوسکتا ہے کہ کوئی ایسا ہو جو پوری رات نوافل میں گذاتا ہو۔

لیکن جہاں تک میرا مشاہدہ ہے کہ ایسا کوئی نہیں یہ ان کی استقامت تھی کہ سردی ہو یا گرمی ہو، آندھی ہو یا طوفان ہو، بیماری ہو یا صحت ہو، سفر ہو یا حضر ہو غرض یہ کہ کیسی بھی حالت ہو ان کے یہ نفل ہمیشہ جاری رہتے تھے ہم نے اس معمول میں کبھی تبدیلی نہیں دیکھی روزانہ رات کو سو نفل پڑھتے اور جب یہ نفل پورے ہو جاتے تو پھر ذکر شروع کر دیتے ان کا یہ ذکر فجر تک جاری رہتا۔پھر نماز فجر کے لئے ہم کو اٹھاتے اور فجر ادا کرنے کے بعد سو جاتے پھر نو بجے اٹھ کر ناشتہ کرتے اور ناشتے کے بعد سو مرتبہ سورۂ مزمل شریف پڑھتے یہ سورۂ مزمل شریف میرے جدامجد قطب ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ نے انہیں عطا فرمائی تھی اور حضرت قطب ربانی قدس سرہ نے نو سال کی عمر میں سورۂ مزمل شریف کا چلہ دریائے جمنا میں ناف تک پانی میں کھڑے ہو کر کیا تھا۔ جوان کے والد گرامی

حضرت سید حسین اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ نے انہیں کروایا تھا۔والد محترم فرماتے تھے کہ میں نے والد صاحب (حضرت قطب ربانی) سے عرض کیا کہ مجھے سورۂ مزمل شریف کا چلہ کروا دیجئے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے تو دریا جمنا میں کیا تھا اب یہاں دریا کہاں ہے جو تمہیں چلہ کرائیں۔

پھر فرمایا جب وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا والد صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے مختلف اوقات میں کئی بار عرض کیا لیکن حضرت نے ٹال دیا ہجرت کے بعد ملٹری ہاسپٹل میں چار سال مقیم رہے میرے عم مکرم (چچا) جناب ڈاکٹر مظاہر اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی اس بات کی گواہی دیں گے کہ وہ کھلی جگہ تھی کمرے نہیں تھے بیرکیں تھیں۔جہاں چٹایاں اور ترپالیں باندھ کر کمرے بنا دیئے گئے تھے۔ حضرت قطب ربانی قدس سرہ کے لئے اسی طرح کا ایک علیحدہ کمرہ بنا دیا گیا تھا جہاں آپ اپنے اوراد و وظائف میں مشغول رہتے تھے۔والد محترم فرماتے ہیں کہ ایک دن جد اعلیٰ حضرت قطب ربانی کو سخت بخار تھا اور میں ان کی خدمت میں حاضر تھا۔انہوں نے مجھ سے پانی مانگا میں جب پانی لے کر پہنچا تو وہ سو چکے تھے میں نے سوچا اگر میں چلا گیا اور میرے جانے کے بعد ان کی آنکھ کھلی اور انہیں پانی کی طلب ہوئی تو پھر کیا ہوگا اس لئے میں پانی کا گلاس لے کر اسی طرح کھڑا رہا یہاں تک کہ دو گھنٹے گزر گئے اس وقت کیونکہ سردی بہت تھی اور ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔جس کی وجہ سے میرے دونوں ہاتھ شل ہو گئے لیکن میں اسی انداز میں کھڑا رہا ان کی کیفیت

یہ تھی کہ جس وقت وہ کروٹ لیتے تھے تو ایک نعرہ لگتا تھا یارسول اللہ ﷺ جدھر کروٹ لیتے یہی نعرہ لگتا جب انہوں نے کروٹ لی تو یارسول اللہ ﷺ کہا جب دیکھا تو والد محترم پانی کا گلاس لئے کھڑے تھے انہوں نے پوچھا تم کیسے کھڑے ہو والد صاحب نے عرض کی آپ نے پانی مانگا تھا جب لے کر حاضر ہوا تو آپ سو گئے تھے۔ انہوں نے پوچھا تم اسی وقت سے کھڑے ہو والد صاحب نے عرض کیا جی ہاں اسی وقت سے کھڑا ہوں میں نے سوچا اگر آپ کی آنکھ کھل گئی اور آپ نے پانی مانگا اور میں اس وقت موجود نہ ہوا تو کیا ہوگا۔

والد صاحب فرماتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت قطب ربانی قدس سرہ بہت خوش ہوئے انہوں نے پانی پیا پھر کچھ دیر بعد فرمایا مجھے وضو کراؤ میں نے فوراً پانی گرم کر کے انہیں وضو کروایا وضو کر کے جب وہ مصلّے پر کھڑے ہوئے تو مجھے اپنے قریب بلایا اور سینے سے لگا کر خوب بھینچا جب انہوں نے مجھے دبایا تو مجھے محسوس ہوا کہ کوئی ٹھنڈی چیز میرے دل میں اتر رہی ہے پھر انہوں نے اور بھینچا تو مجھے محسوس ہوا کہ حلق تک میرا سینہ بھر گیا ہے پھر فرمایا آج ہم نے سورۂ مزمل کا عمل تمھیں بخش دیا اب تم روزانہ (۱۰۰) سو مرتبہ سورۂ مزمل پڑھ لیا کرو یہ ۱۹۵۰ء کا واقعہ ہے جب حضرت قطب ربانی نے انہیں سورۂ مزمل کی اجازت عطا فرمائی ۱۹۵۰ء سے ۲۰۰۵ء تک مسلسل ۵۵ سال انہوں نے پوری استقامت کے ساتھ روزانہ بعد نماز فجر سو مرتبہ سورۂ مزمل شریف پڑھی اور اس معمول میں کبھی کمی نہیں

ہوئی یہ ہے استقامت جو ہر کسی میں نہیں ہوتی۔حاضرین محترم سورۂ مزمل شریف اتنی جلالی چیز ہے کہ ہمارے مشائخ طریقت نے فرمایا کہ اگر کوئی مسلسل اسے پڑھے گا تو اس کے اندر غصہ پیدا ہو جائے گا اور اگر بغیر مرشد کی اجازت کے پڑھے گا تو گھبراہٹ بے چینی اور اپنے اندر گرمی محسوس کرے گا۔مگر وہ مرد قلندر اپنے والد حضرت قطب ربانی کے حکم سے روزانہ سو مرتبہ سورۂ مزمل پڑھتے رہے لیکن کوئی غصہ نہیں تھا کوئی جلال نہیں تھا ان کے مزاج میں تو جمال ہی جمال تھا، رحمت ہی رحمت تھی کرم ہی کرم تھا کسی سے غلطی ہو جاتی اور وہ نادم ہو کر معافی مانگتا تو فوراً معاف فرما دیا کرتے تھے کبھی کسی کو ڈانٹا نہیں جھڑکا نہیں کسی غلطی پر سزا نہیں دی۔اکثر لوگ آپ کی شان میں گستاخی کرتے ہمیں غصہ آتا لیکن انہیں غصہ نہیں آتا تھا وہ درگزر کرتے اور معاف کر دیا کرتے تھے۔

فنافی الشیخ :

میرے جد اعلیٰ قطب ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ نے بارہ سال کشمیر کی پہاڑیوں میں چلہ کشی کی اور اس دوران کمبل کا لباس استعمال کیا ایک بزرگ حضرت سید امیر علی شاہ کمبل پوش رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں چلہ کروایا تھا اور جب یہ چلہ مکمل ہوا اور حضرت قطب ربانی ان کے ہمراہ واپس دہلی تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا فرزند طاہر اشرف اب تمہیں دنیا میں رہنا ہے اور تبلیغ کرنی ہے لہذا یہ لباس اتار دو تو آپ نے عرض کیا پھر کون سا لباس

پہنوں انہوں نے نیلا تہبند اور سفید چکن کا کرتہ لا کر دیا اور فرمایا یہ لباس پہنو اس کے بعد حضرت قطب ربانی قدس سرہ نے ساری زندگی یہی لباس استعمال کیا نیلا تہبند باندھتے تھے اندر سفید صدری اور اوپر چکن کا لمبا کرتہ پہنتے تھے والد گرامی کو اپنے والد حضرت قطب ربانی سے بڑی محبت تھی کیونکہ وہ ان کے والد ہی نہیں بلکہ پیر بھی تھے۔اس لئے انہوں نے اپنے والد اور اپنے پیر کی ایسی اتباع کی کہ جیسا لباس وہ استعمال کرتے تھے۔ایسا ہی والد محترم نے بھی استعمال کیا۔حضرت قطب ربانی نیلا تہبند سفید صدری اور اوپر چکن کا لمبا کرتہ استعمال کرتے تھے ان کی اتباع میں والد محترم نے بھی ہمیشہ یہی لباس استعمال کیا آپ فرماتے تھے کہ جب پہلی مرتبہ میں نے نیلا تہبند پہنا والد محترم حضرت قطب ربانی نے فرمایا پہن تو رہے ہو اب یہ تختے پر ہی اترنا چاہیے۔مقصد یہ تھا کہ اب ہمیشہ پہننا ہے والد صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے کہا ان شاء اللہ تعالیٰ تختے پر ہی اترے گا۔اس کے بعد انہوں نے ساری زندگی یہی لباس استعمال کیا اور کبھی کسی حالت میں اسے ترک نہیں کیا وہ حقیقت میں فنافی الشیخ تھے۔انہوں نے اپنے والد سے ایسی محبت کی کہ جیسا لباس انکا تھا ویسا ہی لباس استعمال کیا عادات واطوار میں ریاضت ومجاہدے میں ہر چیز میں ان کی اتباع کی اور ساری زندگی ان کے حکم پر عمل کیا اور ان کے مشن کو لے کر چلتے رہے گویا اپنی ذات کو اپنے پیر کی ذات میں فنا کر دیا اس اتباع اور فنافی الشیخ ہونے کا نتیجہ یہ نکلا کہ وصال کے بعد ان کا مزار مبارک بھی والد محترم کے پہلو میں ہے میرا ایمان وایقان

یہ کہتا ہے کہ ان کی اس اتباع اور محبت کو دیکھتے ہوئے یقیناً حضرت قطب ربانی نے کہا ہوگا تم ساری زندگی ہماری اتباع کرتے رہے ہمارے مشن کو لے کر چلتے رہے زندگی میں ہم نے تمہیں اپنے قریب رکھا آؤ وصال کے بعد بھی تم ہمارے قریب رہو۔حاضرین محترم مشاہدہ کر سکتے ہیں ہیں کہ آج میرے والد گرامی کا مزار مبارک ان کے والد حضرت قطب ربانی قدس سرہ کے مزار مبارک کے ساتھ ہے۔رحمتوں کی برسات دونوں مزارات پر ہو رہی ہے جس طرح آج کچھوچھہ شریف میں تارک السلطنت، محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے جانشین حضرت سیدنا عبدالرزاق نورالعین اشرفی الجیلانی نوراللہ مرقدہ ان کے قریب آرام فرماہیں اسی طرح یہاں کراچی میں حضرت قطب ربانی علیہ الرحمۃ کے جانشین حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ ان کے قریب آرام فرماہیں۔دونوں بزرگوں کا فیض جاری ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گا۔

صاحب عفو و درگزر:

ہم ان کی قدر نہ کر سکے ان کا شایان شان احترام نہ کر سکے ہم خطا کرتے رہے وہ عطا کرتے رہے،ہم غلطیاں کرتے رہے وہ درگزر کرتے رہے اور صاحب عفو و درگزر بن کر ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کو معاف فرماتے رہے۔آج ہمارے سر سے کرم کا سایہ اٹھ گیا آج ہم پر کرم کا شامیانہ اٹھ گیا آج وہ بظاہر ہم میں نہیں لیکن روحانی طور سے ہمارے ساتھ ہیں اس لئے کہ اپنی زندگی ہی میں یہ فرما گئے

تھے کہ یہ مت سمجھنا کہ مرنے کے بعد میں تم سے دور ہوں گا جس طرح میں آج تمھارے ساتھ ہوں مرنے کے بعد بھی اس طرح روحانی طور پر ساتھ رہوں گا ان کے اس ارشاد مبارک پر ہمارا ایمان اور یقین کامل ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں۔

موت کو یاد کرنا:

میں نے جتنا موت کو یاد کرتے ہوئے انہیں دیکھا اور کسی کو نہیں دیکھا اگر انسان اپنی موت کو یاد رکھے تو کبھی صراط مستقیم سے نہیں بھٹک سکتا ان کی کیفیت یہ تھی کہ ہر وقت موت کو یاد کرتے تھے جب مقبرہ شریف کی تعمیر ہو رہی تھی نقشے بن رہے تھے۔اس وقت انہوں نے ایک کاغذ پر مقبرہ شریف کا نقشہ بنایا اور اس کے اندر پہلے ایک مزار بنایا پھر اس کے ساتھ ہی دوسرا مزار بنایا میں نے پوچھا یہ ایک مزار تو دادا حضور کا ہے دوسرا کس کا ہے انہوں نے فرمایا دوسرا میرا ہے یہ آج سے تقریباً پچیس سال پہلے کی بات ہے۔جب ان کی صحت بالکل درست تھی اس وقت انہوں نے اپنے مزار کی جگہ متعین فرمادی تھی۔وہ جس طرح زندگی میں اندرونی یا بیرونی ملک جاتے ہوئے سفر کی تیاری کرتے تھے۔بالکل اسی طرح انہوں نے اپنے سفر آخرت کی تیاری کی۔آپ نے فرمایا سنو! جب میرا انتقال ہوگا نماز جنازہ جامع مسجد امیر حمزہ میں ادا کی جائے گی راستے کا تعین فرمایا کہ اس راستے سے جنازہ جائے گا اور اس راستے سے آئے گا۔خاک شفا لے کر رکھی تھی۔وصیت فرمائی کہ غسل کے بعد میرے سینے پر مل دینا تا کہ اس کی وجہ سے میری بخشش ہو جائے

۔آقائے دوجہاں فخر کون ومکاں ﷺ کے گنبد شریف پر کلر ہو رہا تھا تو پرانا کلر اتارا گیا وہ آپ نے تبرکاً لے کر رکھ لیا اور وہ رسی جس کو پکڑ کر رنگ کرنے والا چڑھتا تھا جو تیس یا چالیس دن سرکار ﷺ کے گنبد شریف پر بندھی رہی اس کا ٹکرا آپ کو حاصل ہوا وہ آپ نے لے کر رکھ لیا فرمایا یہ سب چیزیں میری قبر میں رکھ دینا تاکہ ان کی وجہ سے میری بخشش ہو جائے غور فرمائیں یہ کون کہہ رہا ہے یہ وہ کہہ رہا ہے جس کے دل میں خشیت الٰہی راسخ ہو چکی تھی ۔ یہ وہ کہہ رہا ہے جو راتوں کو جاگ کر عبادت کرتا تھا یہ اس کی کیفیت ہے جو نوافل کے بعد نماز فجر تک ذکر واذکار کرتا تھا جب ان کی یہ کیفیت ہے تو ہم اور آپ کس گنتی میں ہیں ہمارے کیا اعمال ہیں اور کیا افعال ہیں میرے بزرگوں اور دوستوں اس دنیا سے جانے والوں میں کچھ وہ ہوتے ہیں جن کی بخشش کے لئے دعا کی جاتی ہے اور کچھ وہ ہوتے ہیں جن کے وسیلے سے اپنی بخشش کی دعا کی جاتی ہے کچھ جنازے وہ ہوتے ہیں کہ جو شرکت کرنے والوں کی وجہ سے بخشے جاتے ہیں اور کچھ وہ ہوتے ہیں کہ اس جنازے کی وجہ سے اس میں شرکت کرنے والے بخشے جاتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ والوں کے جنازے میں شرکت کرنا ہی بڑی سعادت ہے ہوسکتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے اس نیک اور محبوب بندے کے جنازے میں شرکت کی وجہ سے ہمیں بخش دے۔

مومن کا قلب عرش الٰهی هے:

ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ میں عرش الٰہی کو اپنے کندھے پر اٹھا کر

لے جارہا ہوں اس نے سوچا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکراس کی تعبیر پوچھنی چاہیے۔ یہ سوچ کراپنے شہر سے چلا سفر کرتا ہوابسطام شریف پہنچا تو دیکھا کہ سامنے سے ایک جنازہ آرہا ہے لوگوں سے پوچھا یہ کس کا جنازہ ہے انہوں نے بتایا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ ہے اس نے کہا یہ تو بڑی عجیب بات ہوئی میں تو خواب کی تعبیر پوچھنے آیا تھا۔ حضرت تو وصال فرماگئے پھرسوچا چلواللہ کے ولی کا جنازہ ہے آگے بڑھ کر کندھا دے دیں کیونکہ کسی ولی کے جنازے کو کندھا دینا بھی باعث سعادت ہے یہ سوچ کر آگے بڑھا اور لوگوں کے رش میں داخل ہو کر جنازے تک پہنچے میں کامیاب ہو گیا اور جب جنازے کوکندھے پر اٹھایا تو دل میں کہا حضرت ہم تو آپ سے خواب کی تعبیر پوچھنے آئے تھے خواب یہ تھا کہ عرش الٰہی کو کندھے پر اٹھارہا ہوں جنازے سے آواز آئی یہی تیرے خواب کی تعبیر ہے۔قلب المومن عرش اللّٰہ مومن کا قلب عرش الٰہی ہے کیونکہ مومن کے قلب میں خدا جلوہ گر ہے۔ پتہ چلا کہ آپ نے جنازے کو کندھا نہیں دیا بلکہ حقیقت میں عرش الٰہی کو اٹھایا۔

حضرت اشرف المشائخ کی بارگاہ میں:

آج ہم ان کے لئے نہیں حقیقت میں اپنے لئے جمع ہوئے ہیں کہ شاید یہاں موجودگی اس بات کی دلیل ہو جائے کہ قیامت میں اس کی وجہ سے ہماری بخشش ہو جائے ہم یہ کہہ سکیں کہ ہم نے بھی آپ کے مقدس جنازے کوکندھا دیا ہے

۔آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری سفارش کریں اور یقیناً وہ ہماری سفارش کریں گے اوران کی سفارش ہم گنہگاروں کے حق میں قبول کی جائے گی ۔ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عرض کریں گے کہ مولیٰ ہم نے ایک ولی کامل کی بارگاہ میں حاضری دی تھی ان کے مقدس جنازے میں شرکت کی تھی جب تو نے اپنے محبوب بندے کو بخش دیا تو اس کی وجہ سے ہم سب کو بھی بخش دے اور میں پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں میں پورے یقین کامل کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ جنتی تھے اور جنتیوں میں کے ساتھ مل گئے وہ مقبول تھے مقبولوں کے ساتھ مل گئے وہ محبوب تھے محبوبوں کے ساتھ مل گئے وہ مخدوم تھے اور مخدوموں کے ساتھ مل گئے ۔جتنی تکلیف انہوں نے اپنی بیماری میں اٹھائی آج انہیں کوئی تکلیف نہیں وہ ہر تکلیف سے آزاد ہو گئے ۔دنیاوی جھگڑوں سے آزاد جسمانی تکلیف سے آزاد پریشانی سے آزاد آج وہ بالکل سکون واطمینان کے ساتھ اپنی قبرانور میں آرام فرما ہیں اس قبر میں جو روضة من ریاض الجنة یعنی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنی ہوئی ہے۔جس میں جنت کی ہوائیں چل رہی ہیں جس میں جنت کی کھڑکی کھلی ہے اور وہ وہاں سے ہم سب کو دیکھ رہے ہیں وہ ہم گنہگاروں کو روتا چھوڑ گئے انہوں نے ہم سے منہ موڑ لیا اور اپنے رب سے واصل ہو گئے ۔ہالینڈ سے مجھے ایک مرید نے فون کیا اور روتے ہوئے کہا کہ کیا اب میں حضور کو نہیں دیکھ سکتا میں نے کہا اگر تم نہیں دیکھ سکتے تو کیا ہوا وہ تمہیں ضرور دیکھ سکتے ہیں ہم اس یقین کے ساتھ یہاں حاضر ہیں اور ان کے مزار پر انوار پر حاضری دیتے رہیں گے کہ ہماری نگاہوں میں تو یہ طاقت نہیں کہ ہم آپ کو دیکھیں لیکن یہ یقین ہے کہ آپ ہمیں دیکھ رہے ہیں اور جب

آپ ہمیں دیکھ رہے ہیں تو ہمارے لئے یہی کامیابی ہے۔آپ کی ایک نگاہِ کرم ہماری دنیااور آخرت دونوں کو کامیاب کرسکتی ہے ۔ میں تمام مریدین ومعتقدین اور متوسلین سے یہ کہتا ہوں کہ انہوں نے آپ پر شفقتیں کیں ہیں آپ پر رحمت اور کرم کی بارش کی ہے۔آپ کی غلطیوں کونظرانداز کر کے محبت وشفقت کے ساتھ آپ کی اصلاح فرمائی ہے۔لہذا آپ سب پر لازم ہے کہ ان کے ارشادات وہدایات پر عمل کریں اور کوئی ایسا عمل نہ کریں جو ان کی ناراضگی کا موجب ہو آج آپ سب یہاں موجود ہیں اوراس یقین کے ساتھ موجود ہیں کہ وہ بھی موجود ہیں اور آپ کو دیکھ رہے ہیں اوران شاءاللہ تعالیٰ ان کے اور تمام بزرگان سلسلہ اشرفیہ کے تصرفات ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں گے۔

علماء ومشائخ سے درخواست :

آخر میں تمام علماء کرام ومشائخ عظام اور میرے عم مکرم (چچا) جناب ڈاکٹر سید مظاہر اشرف اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھ گنہگار کے لئے دعا فرمائیں اور خانوادۂ اشرفیہ کے دیگر افراد جو کثیر تعداد میں یہاں موجود ہیں سب کا نام لینا ممکن نہیں لہذا ان سب سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ جو بارِگراں وہ میرے کاندھوں پر ڈال گئے ہیں۔مولائے کریم اسے اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے انہوں نے اپنے صاحبزادگان میں سب سے ناکارہ سب سے کم تر کا انتخاب کیا اب آپ حضرات دعا فرمائیں کہ میں ان کی توقعات پر پورا اترسکوں اور میں سمجھتا ہوں کہ انہی کا کرم ہوگا تو میں یہ کرسکتا ہوں ورنہ میں کچھ نہیں کرسکتا میں جو کچھ ہوں انہی کی وجہ سے ہوں

اور آئندہ جو کچھ کروں گا انہی کے کرم سے کروں گا۔ اگر ان کا کرم نہ ہوا تو میں ایک قدم نہیں چل سکتا مجھے اس بات پر فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا باپ عطا فرمایا جو میرا ہی نہیں آپ سب کا باپ تھا آج میں ہی یتیم نہیں ہوا بلکہ آپ سب بھی یتیم ہوئے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے فیضان کو ہمیشہ ہمیشہ جاری وساری رکھے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

تقویٰ

حضرت قطب ربانی قدس سرہ نے کلکتہ میں مریدین کے ایک اجتماع میں تقویٰ پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا! تقویٰ کے معنی ہیں بچنا یا ڈرنا یعنی انسان اپنے ہر عمل میں اس چیز کو پیش نظر رکھے کہ میرا کوئی قدم شریعت وسنت کے خلاف نہ ہو خصوصاً راہِ سلوک طے کرنے والوں کے لئے تقویٰ ضروری ہے اگر وہ تقویٰ اختیار نہیں کریں گے تو کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے پھر فرمایا تقویٰ قرب خداوندی کا ذریعہ ہے کیونکہ جب انسان اپنے ہر عمل میں محتاط انداز اختیار کرتا ہے۔ خدا کے ڈر سے ممنوعات سے اجتناب کرتا ہے اکل حلال اور صدقِ مقال کو اپنا شعار بنا لیتا ہے اور ہر اس کام سے دور رہتا ہے جس میں خدا اور رسول ﷺ کی ناراضگی کا شائبہ بھی نہ ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اسے اپنا قرب عطا کرتا ہے اور پرہیز گاروں میں اس کا نام لکھ لیتا ہے پھر فرمایا ترک دنیا کر کے دنیا سے بچ جانا تقویٰ نہیں بلکہ دنیا میں رہ کر اس کے لہو ولعب اس کی آلائشوں اور اس کی دلفریب چیزوں سے بچ جانا تقویٰ ہے۔

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ

کے چہلم کے موقع پر ماہنامہ الاشرف کا اداریہ

برادران ملت اسلامیہ! سیدی وسندی مرشدی و والدی آقائی ومولائی ماوٰی وملجائی حضرت اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کی ذات والا صفات ایک ایسی ہمہ صفت شخصیت تھی کہ جب لکھنے کے لئے بیٹھا تو ان کی ذات کے حوالے سے بہت سے عنوانات قرطاس ذہن پر نمودار ہونے لگے ان کا تقوی و پرہیز گاری ان کی تواضع وانکساری ان کا خلق اور ملنساری تبلیغ دین کے لئے جانثاری تربیت اولاد کے لئے جانکاری تربیت مریدین کے لئے نشست جاری صحت ہو یا بیماری ہر حالت میں معمولات جاری اسی میں گزری ان کی زندگی ساری ان کی ذات تو فضائل ومحاسن کا مجموعہ تھی ۔ وہ میرے والد، استاد اور پیر بھی تھے میرا ان سے نسبی اور روحانی تعلق تھا قبلہ والد محترم ذوالمجد والکرم کی حیات وتعلیمات اور افکار ونظریات کو اپنے معمولی الفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کا حلیہ :۔

کشادہ پیشانی مطلع انوار، آنکھیں روشن چمکدار، خدا کی یاد میں شب بیدار، ابرو خم دار، ابھرے ہوئے مسکراتے رخسار، جن پر ہمہ وقت برستے انوار،

گندمی رنگ میں سرخی کے آثار، داڑھی گھنی پھیلی ہوئی باوقار، وہ بھی سفید چمکدار، شانے چوڑے اور مردانہ وار، ناک ستواں قد میانہ، جسم گھنا ایک شجر سایہ دار، پرسکون جیسے دامن کوہسار۔

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کا لباس :۔

لباس میں سادگی کے آثار، نیلا تہبند سفید کرتا چمکدار، سر پر سفید ٹوپی میں نعلین کے نقش ونگار، خاص محافل اور جلسوں میں سر پر اشرفی دستار، تن پہ جبہ کامدار، ہاتھ میں عصاء شاندار، باعظمت وباوقار، شہزادہ احمد مختار، اسلاف کی یادگار۔

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کے معمولات :۔

ہر شب نوافل سوبار، آخری شب ذکر واذکار یعنی اللہ ھو کی تکرار، بعد فجر سورۂ مزمل سوبار، دن میں مخلوق کی خدمت کے لئے تیار، بعد عصر دعائے حزب البحر بائیس بار، بعد عشاء اشرفی دربار گہربار جس میں حاضر ہو مریض بے قرار، جب پڑے آپ کی نگاہ پرانوار اس کو آجائے قرار، اگر جن ہوتو ہوجائے فرار، آرام سے ہر لحظہ انکار، تکلفات سے بے زار، سونے کے لئے پلنگ یا مسہری سے انکار صرف

مصلے پر ہی نیند پھر بیدار، عبادت کے لئے ہمہ وقت اقرار، استقامت کا کوہسار صحت و بیماری میں معمولات کے لئے تیار، عابد شب زندہ دار یہی تھے ان کے لیل و نہار۔

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کی شان:۔

میدان طریقت کا شہسوار، شریعت پر استقامت کے ساتھ قرار، اہل طریقت کے لئے سرمایۂ افتخار، اہل دل کے لئے سکون وقرار، عشق نبی سے سرشار، غلام احمد مختار، باوقار باکردار پوری دنیا میں ان کے جاں نثار، ان کی محفل بے سکون دلوں کا قرار، گفتگو ایسی کہ ہر شخص ان کی محبت میں گرفتار، قافلہ عشق ومحبت کا سالار، بے دینوں سے برسر پیکار، تعصب اور نفرتوں کے خلاف کھلی تلوار، اتحاد ملت کا علمبردار۔

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کا وصال:۔

17 دسمبر شب کو ہوا وصال پروردگار ہونٹ ہلتے تھے حضرت کے بار بار، زبان پر جاری تھا کلمہ حبیب کردگار، ہوئی ہر آنکھ اشک بار، پوری دنیا میں ان کے جان نثار ہوئے سب بے قرار، تھے جنازے میں علماء ذی وقار و مشائخ کبار، اور

مخلوق خدا بے شمار، تھی وصیت کہ بنے میرا مزار پہلو میں والد بزرگوار، تاکہ رہوں تا قیامت ان کے قرب و جوار، چنانچہ بنا آپ کا مزار قرب والد بزرگوار، قبر میں تبرکات مصطفوی کی بہار، قبر میں آئے حبیب کردگار، ہوئی قبر پُر انوار، درحقیقت جنت کا باغ و بہار، اے خدا برسے اس پر تا قیامت رحمت و انوار۔

برادران ملت اسلامیہ! الحمدللہ ماہنامہ الاشرف کراچی کا ''اشرف المشائخ نمبر'' آپ کے ہاتھوں میں ہے، ہم، نے رنج والم کے لمحات میں اس نمبر کی تیاری شروع کی اور نہایت مختصر سے وقت میں چہلم سے قبل حضرت الشرف المشائخ قدس سرہ کی حیات و تعلیمات پر ایک گلدستہ تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے درحقیقت یہ اشرف المشائخ کے روحانی تصرفات تھے کہ جب ہم نے اشرف المشائخ نمبر کا اجراء کا اعلان کیا تو علماء ومشائخ، شعراء اور مریدین ومعتقدین کی جانب سے مضامین کی آمد کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا جو ہنوز جاری ہے جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کی عظیم المرتبت شخصیت علماء ومشائخ اور عوام وخواص کی محبوب شخصیت تھی سب ہی ان کا احترام اوران کی علمی وروحانی شخصیت کو تسلیم کرتے رہے ہیں۔اسی لئے سب نے بڑی عقیدت ومحبت کے ساتھ آپ کے متعلق اپنے تاثرات ہمیں بھیجے ہم ان تمام علماء ومشائخ، ادیب، شعراء اور حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کے مریدین ومعتقدین کے شکر گزار ہیں کہ جنہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا اور اپنے قیمتی اوقات میں سے وات نکال کر یہ تاثرات

قلمبند کئے مولیٰ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاکپائے اشرف المشائخ

ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف الجیلانی

(۱۴۲۶ھ/۲۰۰۶ء)

☆☆☆☆☆☆

ارشادِ اشرف المشائخ قدس سرہ

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ دل جلوہ گاہِ حق ہے نظارہ گاہِ خلق نہیں لہٰذا اس کی حفاظت کیجئے اسے خیالات فاسدہ سے بچایئے گناہوں کی آلودگی سے محفوظ رکھئے جو دل کی حفاظت نہیں کرتا اس کا دل جلوہ گاہِ حق نہیں بن سکتا۔ دل کو جلوہ گاہِ حق بنانے کے لئے اسے گناہوں سے پاک کرنے کی ضرورت ہے اور دل کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ذکر الٰہی کیا جائے جب دل ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہے گا تو شیطانی خیالات خود بخود نکل جائیں گے اور دل انوارِ حق سے معمور ہو جائے گا آپ نے فرمایا تمام مریدین و معتقدین کے لئے میری ہدایت ہے کہ باوضو رہیں اور ہر وقت ذکر خفی کریں تاکہ ان کے قلوب پاک و صاف ہو جائیں۔

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ

کے پہلے یوم وصال کے موقع پر ماہنامہ الاشرف کا اداریہ

ہمہ صفت موصوف شخصیت

والد محترم ذو المجد والکرم اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی نوراللہ مرقدہ کے وصال مبارک کو ایک سال مکمل ہوگیا اور یہ ایک سال اتنی تیزی سے گذرا کہ پتہ ہی نہیں چلا۔ گذشتہ سال ہمیں ان کی پاکیزہ صحبت میسر تھی وہ صحبت کہ جس میں انسان تمام غموں الجھنوں اور پریشانیوں کو بھول جاتا تھا۔ ان کی صحبت شیطان سے دور اور رحمٰن سے قریب کردیتی تھی ان کی ذات بابرکات ایک شجر سایہ دار کی مانند تھی جس میں سکون ہی سکون تھا۔ راحت ہی راحت تھی جب وہ صاحبِ فراش ہوئے تو درگاہ شریف کا سارا کام ہم بھائیوں کے سپرد کردیا تھا۔ پہلے مریدین کی روحانی تربیتی نشست سے خطاب فرمانے کے لئے وئیل چیئر پر بیٹھ کر تشریف لاتے تھے۔ لیکن جب طبیعت ناساز ہوئی تو نشست میں جانا چھوڑ دیا اور یہ کام راقم کے سپرد کردیا آپ صرف دعا کرانے کے لئے تشریف لاتے تھے۔ اسی طرح ہر جمعرات کو ذکر حلقہ کے لئے تشریف لاتے اور دعا فرما کر اور مریدین سے ملاقات کرکے واپس تشریف لے جاتے اکثر ایسا ہوتا کہ ناسازی طبع کے باعث کئی روز باہر محفل خانے میں تشریف فرمانہ ہوتے تو مریدین بے چین ہوجاتے لیکن جب وہ محفل میں ہوتے تو ان کے پُرنور چہرے کو دیکھ کر سب

کے چہرے خوشی سے دمک اُٹھتے ان کے آنے سے محفل میں رونق آجاتی تھی۔

اب درگاہ شریف کے تمام معاملات اور محافل اسی طرح جاری ہیں جس طرح ان کی حیات مبارکہ میں تھیں لیکن ہر محفل میں ان کی کمی محسوس ہوتی ہے اور ہوتی رہے گی اس کمی کو یقیناً کوئی پورا نہ کر سکے گا۔ وہ مسند طریقت کی زینت اور ہر محفل کی رونق تھے اِن کے بغیر ہر محفل سونی ہے ان کے وصال کے بعد جب پہلی مرتبہ عرس مبارک کی صدارت کے لئے ان کی نشست پر بیٹھا تو قلب کی عجیب کیفیت تھی بار بار ان کا پرنور چہرہ نگاہوں کے سامنے گھومتا تھا جب وہ اشرفی لباس یعنی تاج اشرفی اور جبہ مبارک زیب تن کر کے محفل میں تشریف فرما ہوتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا کہ ایک شہنشاہ دربار میں بیٹھا ہو۔اور حقیقت میں وہ شہنشاہ طریقت تھے

درگاہ شریف میں سال میں دو عرس ہوتے ہیں ایک محرم الحرام میں حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ العزیز کا اور دوسرا راقم کے جد امجد قطب ربانی ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ العزیز کا جمادی الاول میں ان دونوں عرسوں میں والد محترم کسی نہ کسی بڑے عالم کو مدعو کرتے تھے جب والد صاحب اپنی شان کے ساتھ نشست پہ جلوہ افروز ہوتے اور وہ عالم جن کو خصوصی خطاب کے لئے مدعو کیا گیا ہوتا وہ تشریف لے آتے تو راقم الحروف اور برادرِ اصغر صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی سلمہ آپس میں مشورہ کرتے کہ ان مہمان خصوصی کا تعارف کس طرح کروانا ہے کبھی یہ راقم اور کبھی وہ اُن مہمان

کا تعارف کرواتے ۔ والد محترم اپنی نشست پر بیٹھے بیٹھے ہماری نقل و حرکت کو دیکھتے رہتے ہماری کوشش یہ ہوتی تھی کہ مہمان خصوصی کا شاندار تعارف کرایا جائے اور جب ہم وہ تعارف کروانے میں کامیاب ہو جاتے تو والد محترم بہت خوش ہوتے اور محفل کے بعد ہماری حوصلہ افزائی فرماتے اور اگر کوئی کوتاہی ہوتی تو اصلاح فرماتے ۔انہوں نے بچپن سے سفر و حضر میں ہمیں ساتھ رکھا بتاتے رہے سمجھاتے رہے ان کے ساتھ سفر میں بہت سے تجربات ہوئے ۔اور بے شمار لوگوں سے ملنے کا موقع ملا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان جیسی ہمہ گیر و ہمہ صفت شخصیت نہیں دیکھی اور یہ بات اس لئے نہیں لکھ رہا کہ وہ میرے والد محترم تھے بلکہ ایک غیر جانبدار آدمی بھی اگر ان کی شخصیت کا مطالعہ کرے گا اور ان کی سیرت کو دیکھے گا تو یقیناً یہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ یہ ایک مکمل اور کامیاب انسان کی سیرت ہے ہم نے دیکھا ہے کہ لوگ جس شعبے سے تعلق رکھتے ہیں ان کی توجہ اسی جانب رہتی ہے کاروبار سے یا تجارت وغیرہ سے انہیں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی وہ اپنا ذریعہ معاش بھی اسی کو بناتے ہیں کوئی اگر شیخ طریقت ہے تو اس کی توجہ صرف خانقاہ تک ہوتی ہے اور اس کی سرگرمیاں اسی شعبے تک محدود ہو کر رہ جاتی ہیں بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے گھریلو معاملات اور خاص کر اولاد کی تربیت سے بے خبر ہوتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ خود تو علم و فضل کے اعلیٰ مقام پر ہوتے ہیں لیکن ان کی اولاد کا راستہ ان سے مختلف ہوتا ہے۔

غرض یہ کہ ہر کسی کو اپنے ہی شعبے سے متعلق دیکھا لیکن ہمہ صفت موصوف شخصیت والد محترم کی تھی وہ بیک وقت شیخ طریقت بھی تھے اور رہنمائے شریعت بھی مصنف بھی تھے مولف بھی تھے مدرس بھی مقرر بھی ان تمام چیزوں کے ساتھ ساتھ گھریلو معاملات اور خاص کر تربیت اولاد پر خصوصی توجہ فرماتے تھے لوگ لڑکیوں کی پیدائش پر غمگین ہوتے ہیں اور زیادہ خوشی کا اظہار نہیں کرتے لیکن والد محترم کی کیفیت یہ تھی کہ مجھ سے بڑی پانچ بہنیں ہیں کسی بہن کی پیدائش پر کبھی غم کا اظہار نہیں کیا بلکہ والدہ محترمہ کو تسلی دیتے تھے کہ پریشان نہ ہو بیٹی اللہ کی رحمت ہے انہوں نے تمام بیٹیوں کی بسم اللہ، عقیقہ اسی دھوم دھام سے کئے جیسے لڑکوں کے کرتے ہیں پھر جب اللہ تعالیٰ نے بیٹے دیئے تو ان کی تربیت بھی خاص دینی ماحول میں فرمائی وہ چاہتے تھے کہ میرے بیٹے عالم ہوں اور دین کی خدمت کریں چنانچہ اس مقصد کے لئے انہوں نے پہلے راقم کو اور پھر میرے برادر اصغر صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی کو دارالعلوم نعیمیہ میں داخل کروایا اور فرمایا کہ ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی جاری رکھو۔

ہم دونوں بھائی ان کے حکم کے مطابق پڑھتے رہے 1988ء میں جب راقم نے درس نظامی مکمل کیا اور دارالعلوم نعیمیہ کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت منعقد ہوا تو اس موقع پر سلسلہ اشرفیہ کی اس وقت سب سے بڑی روحانی شخصیت ابوالمسعود، حضرت علامہ سید محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ العزیز ہندوستان سے

پاکستان تشریف لائے ہم نے ان سے جلسے کی صدارت کرنے کی درخواست کی تو انہوں نے کمال شفقت و مہربانی فرماتے ہوئے اسے قبول کیا اور خود بہ نفس نفیس جلسے میں تشریف لا کر نہ صرف یہ کہ صدارت فرمائی بلکہ اختتام پر اپنے دست مبارک سے راقم کے سر پر دستار فضیلت باندھی اس موقع پر والد محترم کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی انہوں نے اور حضرت مختار اشرف صاحب نے دستار بندی کی یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے اس پر مجھے ہمیشہ فخر رہے گا۔

دستار بندی کے بعد انہوں نے مجھے گلے لگایا دعاؤں سے نوازا اور فرمایا میں نے اپنے والد محترم حضرت قطب ربانی قدس سرہ العزیز کا مشن پورا کر دیا ۔اب تم اس سلسلے کو آگے اپنی اولاد میں جاری رکھنا میری دستار بندی کے دو سال بعد برادر اصغر صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی نے بھی درس نظامیہ مکمل کیا اور دار العلوم نعیمیہ کے سالانہ جلسے میں آپ تشریف لائے اور ان کی دستار بندی فرمائی جب ہم بھائی کسی جلسے میں تقریر کے لئے جاتے تھے تو پہلے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے وہ ہمیں گلے سے لگاتے دعائیں دیتے اور ہم ان کی دست بوسی کر کے رخصت ہو جاتے اسی طرح جلسے سے واپسی پر بھی ان کی خدمت میں حاضر ہو کر دست بوسی کرتے اور انہیں جلسے کی روداد سناتے وہ پوچھتے کہ آج تمہاری تقریر کا موضوع کیا تھا اور جب ہم بتاتے تو بے حد خوش ہوتے اور دعاؤں سے نوازتے۔

ہر جمعہ کو بھی ہم بھائیوں کا یہی معمول تھا۔ راقم جامع مسجد غوثیہ گلبہار میں

خطابت کرتا ہے برادر اصغر صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی نورانی مسجد میں خطابت کرتے ہیں ان سے چھوٹے اعراف اشرف، مصطفیٰ اشرف، جمال اشرف باری باری ایک ایک جمعہ درگاہ شریف کی جامع مسجد قطب ربانی میں خطابت کرتے ہیں ہم اپنی اپنی مساجد میں جانے سے پہلے ان کی خدمت میں حاضر ہوکر دست بوسی کر کے رخصت ہوتے اور واپسی میں یہی معمول تھا۔ اوراب ان کے وصال کے بعد بھی یہی معمول ہے پہلے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھےاوراب ان کے مزار مبارک پر حاضر ہوکران سے اجازت لے کر جاتے ہیں کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ وہ موجود ہیں اور ہمیں دیکھ رہے ہیں۔

والد محترم ایک مرتبہ وہیل چیئر پر بیٹھ کر جمعہ کے دن درگاہ شریف کے صحن میں تشریف لائے راقم کے سب سے چھوٹے بھائی صاحبزادہ حافظ سید جمال اشرف جیلانی ان کے ہمراہ تھےاس دوران جامع مسجد غوثیہ گلبہار سے راقم کے خطبہ پڑھنے کی آواز آئی پھر کچھ دیر بعد نورانی مسجد جودرگاہ شریف کے قریب ہی واقع ہے ۔وہاں سے حکیم سید اشرف جیلانی کے خطبے کی آواز آئی اس کے بعد درگاہ شریف کی جامع مسجد قطب ربانی سے صاحبزادہ سید اعراف اشرف جیلانی کے خطبہ پڑھنے کی آواز آئی جمال اشرف فرماتے ہیں کہ والد صاحب قبلہ نے تینوں کے خطبے کی آواز سن کر بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ دیکھو تینوں جگہ سے میری آواز آرہی ہے اور حقیقت یہی ہے کہ ہماری آواز ان ہی کی آواز ہے وہ ہم سب

بھائیوں سے اتنی محبت کرتے تھے کہ شاید ہی کوئی باپ اپنے بیٹوں سے کرتا ہو۔ انہوں نے بڑے پیار و محبت سے ہماری تربیت کی اور خاص بات یہ تھی کہ اپنی اولاد میں کسی لڑکی یا لڑکے کو ایک ہاتھ تک نہیں لگایا لوگ اولاد کو مار پیٹ کر اپنا رعب قائم کرتے ہیں ان کا رعب بغیر مار پیٹ کے تھا اور ایسا رعب کہ ہم بہن بھائیوں میں سے کبھی بھی کوئی ان کے سامنے ننگے سر نہیں گیا اور اللہ کا شکر ہے کہ کسی نے ان کی حکم عدولی نہیں کی سب ہمہ وقت ان کے حکم کے منتظر رہتے تھے یہ ان کی بہترین تربیت کا نتیجہ تھا۔

ان کی ذات کے حوالے سے اتنے عنوانات ہیں کہ جن پر ایک مضمون اس کا متحمل نہیں ہوسکتا ان پر لکھا جا رہا ہے اور لکھا جاتا رہے گا لیکن حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا کہ مصداق لکھنے کا حق کبھی ادا نہیں ہوسکتا۔ اس لئے فی الحال اسی پر اکتفا کر رہا ہوں اس امید کے ساتھ کہ بارگاہ اشرف المشائخ قدس سرہ میں فقیر کے ٹوٹے پھوٹے الفاظ قبول ہو جائیں۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاکپائے اشرف المشائخ

ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف الجیلانی

(۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء)

☆☆☆☆☆☆

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ

کے دوسرے یوم وصال کے موقع پر ماہنامہ الاشرف کا اداریہ

موت ایک اٹل حقیقت

والد گرامی سیدی وسندی والدی مرشدی آقائی ومولائی وملجائی اشرف المشائخ شیخ طریقت وقف اسرار حقیقت زینت مسند طریقت حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کا دوسرا یوم وصال آ گیا یعنی آپ کو ظاہری طور پر ہم سے جدا ہوئے دو سال ہو چکے ہیں۔

جب ماضی کی طرف دیکھتا ہوں تو ایک خواب سا معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ ہمارے درمیان جلوہ افروز تھے ان کی پاکیزہ صحبت ہمیں حاصل تھی ۔ان کے ملفوظات جو درحقیقت علوم ومعارف کا خزینہ ہوا کرتے تھے ہم انھیں سنتے تھے وہ محفل کی جان اور ہر جلسے میں مسند صدارت کی زینت ہوا کرتے تھے۔میں سوچنے لگا کہ آج یہ ساری باتیں ہمیں خواب معلوم ہورہی ہیں کاش ان کے بغیر جو دوسال کا عرصہ گذرا ہے یہ بھی خواب ہوتا کیونکہ خواب طویل بھی تو ہوتے ہیں انسان خواب دیکھتے ہیں لیکن جب طویل ترین خواب کے بعد آنکھ کھلتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ ہم تو عالم خواب میں تھے۔حقیقت کچھ اور ہے کاش اگر ایسا ہوتا کہ یہ سب جو دو سال کے عرصے میں ہوا یہ خواب ہوتا اور جب ہماری آنکھ کھلتی تو انھیں حقیقت میں اپنے سامنے موجود پاتے اور مسکراتے ہوئے ہم سے کہتے کہ تم خواب دیکھ رہے تھے

۔دیکھو میں تو تمہارے سامنے موجود ہوں کاش یہ خواب ہی ہوتا۔

میں انہی تخلیات میں کھویا ہوا تھا کہ وہ روحانی طور پر میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا بیٹا حقیقت کو خواب میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا جو کچھ ہوا وہ حقیقت تھی لیکن اس سے بڑی حقیقت میں تمہیں بتانے آیا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس دنیا سے جانے کے بعد بھی میں تمہارے ساتھ ہوں بالکل اسی طرح جس طرح ظاہری زندگی میں تمہارے درمیان تھا آج بھی اسی طرح تمہاری رہنمائی کر رہا ہوں جس طرح پہلے کرتا تھا بس فرق یہ ہے کہ پہلے تم مجھے دیکھ سکتے تھے لیکن اب نہیں دیکھ سکتے اگر تم اب بھی مجھے دیکھنا چاہتے ہو تو دیکھ سکتے ہو ظاہری آنکھ سے نہیں باطنی آنکھ سے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ شریعت وطریقت پر استقامت کے ساتھ عمل کرو۔

میرے مشن کو لے کر چلتے رہو اور اپنے قلب کو ذکرِ الٰہی کے ذریعے آئینہ کی طرح پاک و صاف کر لو پھر تم مجھے اسی طرح دیکھ سکتے ہو جس طرح زندگی میں دیکھتے تھے اور یہ حقیقت ہے کہ جب ان کی ظاہری حیات میں کوئی مشکل یا پریشانی آتی تھی تو ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتا تھا وہ فرماتے تھے کہ تم فکر نہ کرو سب ٹھیک ہو جائے گا بے فکر ہو جاتا تھا اور ان کے فرمان کے مطابق مسئلہ حل ہو جاتا تھا۔ بالکل اسی طرح ان کے وصال کے بعد سوئم سے لے کر آج تک جو مشکل و پریشانی آئی ان کے مزار مبارک پر جا کر عرض کر دیا اور یہ حقیقت ہے کہ وہ مسئلہ حل ہو گیا انھوں نے بتا دیا کہ میں وصال کے بعد بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ اللہ

تعالیٰ کے نیک اور مقبول بندے جب اس دنیا سے جاتے ہیں تو وہ مرتے نہیں بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان کی جانب منتقل ہو جاتے ہیں۔ان کی موت عام لوگوں کی طرح نہیں ہوتی وہ تو مرنے کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں۔

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ انہی نفوس قدسیہ میں سے تھے وہ زندہ ہیں زندہ رہیں گے اپنی روحانیت و نورانیت اور تصرفات کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے مشن کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے فیوض و برکات سے ہم اہل خاندان و اہل سلسلہ کو مستفیض فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاکپائے اشرف المشائخ

ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف الجیلانی

(۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء)

☆☆☆☆☆

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ

کے تیسرے یوم وصال کے موقع پر ماہنامہ الاشرف کا اداریہ

سفرِ آخرت کی تیاری

والدگرامی سیدی سندی مرشدی حضرت ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کا تیسرا یوم وصال آگیا ان کی ظاہری جدائی کو تین سال ہو گئے وقت تیزی سے گزر رہا ہے سال مہینوں میں مہینے ہفتوں میں ہفتے دنوں میں اور دن گھنٹوں میں تبدیل ہوتے جارہے ہیں اور جیسے جیسے وقت گذر رہا ہے ہم اپنی موت سے قریب ہوتے جارہے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم اسے بھول چکے ہیں دنیاوی کاموں میں لہو ولعب میں کھیل تماشوں میں لگے ہوئے ہیں نہ موت کی فکر ہے اور نہ اس کے لئے کوئی تیاری۔ گویا ہم غفلت کی زندگی گذار رہے ہیں، راقم نے الحمد اللہ جید علماء وصوفیا کی صحبت میں بیٹھنے کا شرف حاصل کیا ہے۔مگر جتنا موت کو یاد کرتے ہوئے اپنے والد گرامی کو دیکھا کسی کو نہیں دیکھا ہر وقت موت کو یاد کرتے تھے اور صرف یاد ہی نہیں بلکہ تیاری بھی کرتے تھے۔ان کی ہر گفتگو میں ہر نصیحت میں ہر تحریر وتقریر میں کسی نہ کسی انداز سے موت اور سفر آخرت کا ذکر ضرور آتا تھا مثلاً یہ کہ مریدین کو نماز کی تلقین فرمارہے ہیں تو اس انداز سے کہ تم نے نماز ترک کر دی بغیر کسی عذر شرعی کے کل قیامت میں اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دو گے اور وہاں تمھارا کوئی عذر قبول نہیں ہوگا گھر والوں میں یعنی ہم بہن بھائیوں میں کسی کی نماز فجر قضاء ہو

جاتی تو سخت ناراض ہوتے اور فرماتے آج ہم ناشتہ نہیں کریں گے۔اس لئے کہ آج تم لوگوں نے فجر کی نماز نہیں پڑھی مجھے یہ فکر ہے کہ کل قیامت میں جب مجھ سے پوچھا جائے گا کہ تم ساری دنیا کو نماز کی تلقین کرتے تھے اور تمہاری اولاد نماز نہیں پڑھتی تھی تو میں کیا جواب دوں گا ہم سب بہن بھائی ان کے پاس حاضر ہوکر معافی مانگتے اور وعدہ کرتے کہ آئندہ کبھی فجر کی نماز قضاء نہیں کریں گے تو وہ راضی ہوتے ، جو شریعت کی پابندی کرتا اُس سے خوش ہوتے اور جو شریعت کے خلاف عمل کرتا اس سے ناراض ہو جاتے یعنی ان کی رضا اور ناراضگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا اور ناراضگی میں ہوتی تھی والد محترم اکثر سفر پر رہا کرتے تھے۔

راقم نے اندرون و بیرون مما لک کے کافی سفر ان کے ہمراہ کیئے جب وہ کسی سفر پر جاتے تھے تو اس کی تیاری کرتے اپنی اٹیچی کھول کر جو جو ضرورت کی چیزیں ہوتیں وہ اس میں رکھتے جس طرح وہ اندرونِ یا بیرونِ مما لک سفر کی تیاری کرتے تھے۔اسی طرح انھوں نے سفر آخرت کی تیاری بھی کی اپنے وصال سے دو سال قبل علماء ومشائخ کی موجودگی میں راقم کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔

درگاہ شریف میں شب برأت کے اجتماع میں مریدین سے فرمایا کہ یہ میرا آخری اجتماع ہے۔اس کے بعد تم مجھے کبھی نہ دیکھ سکو گے جس کو ملنا ہو مل لے،جس کو دیکھنا ہو دیکھ لے،آپ نے مریدین کو شریعت پر استقامت کے ساتھ عمل کرنے کی نصیحت فرمائی اپنے مزار مبارک کی جگہ اپنے والد گرامی قطب ربانی حضرت ابو مخدوم

شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے پہلو میں منتخب فرمائی نماز جنازہ کے لئے جامع مسجد امیر حمزہ میں پڑھانے کی وصیت فرمائی۔ جنازہ کس راستے سے جائے گا اور کس راستے سے آئے گا یہ تمام ہدایات فرمائیں جو تبرکات انہیں مدینہ منورہ اور دیگر مقامات سے ملے تھے۔جن میں خاکِ شفا، حضور ﷺ کے گنبد کا رنگ ، ریاض الجنۃ کا پتھر اور دیگر چیزیں اپنی قبرِ انور میں رکھنے کی وصیت فرمائی اور ان تمام ہدایات کو وصیت نامے کی صورت میں تحریر فرمایا یہ وصیت نامہ ان شاء اللہ بہت جلد شائع کیا جائے گا۔

غرض یہ کہ انہوں نے ہر وقت ہر لمحہ موت کو یاد رکھا اور سفر آخرت کی تیاری کرتے رہے اور عمل کے ذریعے مریدین و معتقدین اور متعلقین پر یہ واضح فرما دیا کہ دنیا دل لگانے کی جگہ نہیں یہاں کسی کا قیام مستقل نہیں بلکہ عارضی ہے وہ اکثر اپنی تحریروں اور تقریروں میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

جگہ دل لگانے کی دنیا نہیں
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں

قارئین محترم یہ حقیقت ہے کہ دنیا عارضی ہے فانی ہے چند روزہ ہے ختم ہونے والی ہے جبکہ اخروی زندگی دائمی ہے یعنی ہمیشہ کی زندگی ہے آئیں اس ہمیشہ کی زندگی کے لئے تیاری کریں حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی

شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے پہلو میں منتخب فرمائی نماز جنازہ کے لئے جامع مسجد امیر حمزہ میں پڑھانے کی وصیت فرمائی۔ جنازہ کس راستے سے جائے گا اور کس راستے سے آئے گا یہ تمام ہدایات فرمائیں جو تبرکات انہیں مدینہ منورہ اور دیگر مقامات سے ملے تھے۔ جن میں خاکِ شفا، حضور ﷺ کے گنبد کا رنگ، ریاض الجنۃ کا پتھر اور دیگر چیزیں اپنی قبرِ انور میں رکھنے کی وصیت فرمائی اور ان تمام ہدایات کو وصیت نامے کی صورت میں تحریر فرمایا یہ وصیت نامہ ان شاء اللہ بہت جلد شائع کیا جائے گا۔

غرض یہ کہ انہوں نے ہر وقت ہر لمحہ موت کو یاد رکھا اور سفر آخرت کی تیاری کرتے رہے اور عمل کے ذریعے مریدین و معتقدین اور متعلقین پر یہ واضح فرما دیا کہ دنیا دل لگانے کی جگہ نہیں یہاں کسی کا قیام مستقل نہیں بلکہ عارضی ہے وہ اکثر اپنی تحریروں اور تقریروں میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

جگہ دل لگانے کی دنیا نہیں

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں

قارئین محترم یہ حقیقت ہے کہ دنیا عارضی ہے فانی ہے چند روزہ ہے ختم ہونے والی ہے جبکہ اخروی زندگی دائمی ہے یعنی ہمیشہ کی زندگی ہے آئیں اس ہمیشہ کی زندگی کے لئے تیاری کریں حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی

الجیلانی قدس سرہ کے تیسرے یوم وصال پر ان کے مریدین و معتقدین اور متعلقین سلسلہ اشرفیہ کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ حضرت کو خراجِ تحسین پیش کرنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم سب یہ عہد کریں کہ جس طرح انہوں نے اپنی زندگی میں موت کو یاد رکھا ہم بھی یاد رکھیں گے اور جس طرح انہوں نے سفر آخرت کی تیاری کی ہم بھی آج ہی سے تیاری شروع کردیں گے۔ اپنے اعمال و افعال کو درست کیجئے اور اپنی زندگی کو اسوۂ رسول ﷺ میں ڈھالنے کی کوشش کیجئے اسی میں فلاح و کامرانی و کامیابی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیر و مرشد حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ اور دیگر بزرگان سلف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاکپائے اشرف المشائخ

ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف الجیلانی

(۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء)

☆☆☆☆☆

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ

کے چوتھے یوم وصال کے موقع پر ماہنامہ الاشرف کا اداریہ

پر نور اور پر کشش چہرہ

آفتاب اشرفیت ماہتاب طریقت واقف اسرار حقیقت نور دیدہ غوثیت صاحب ولایت زینت مسند رشد و ہدایت والد محترم ذوالمجد والکرم اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کا چوتھا یوم وصال آگیا یعنی انھیں اس عالم فانی سے عالم جاویدانی کو رخصت ہوئے چار سال گذر گئے آج بھی جب تصور کرتا ہوں تو ان کا مسکراتا ہوا باوقار چہرہ سامنے آجاتا ہے وہ مقدس اور پرنور چہرہ جس کو دیکھ کر ہم سارے غم بھول جایا کرتے تھے۔ مریدین و معتقدین کی بات تو الگ ہے، غیر لوگ بھی اس بات کا برملا اظہار و اقرار کرتے تھے کہ جب ہم اشرف المشائخ قدس سرہ کی محفل میں آکر ان کی زیارت کرتے تھے تو ہمیں قلبی سکون محسوس ہوتا تھا اور دل یہ کہتا تھا کہ ہمارا مسئلہ یہیں سے حل ہوگا جب تک ہم ان کی محفل میں بیٹھے رہتے تمام شیطانی خیالات خود بخود ذہن سے نکل جاتے تھے اور دل رجوع الی اللہ ہوجاتا تھا۔

راقم سوچنے لگا کہ اہل اللہ کی یہی نشانی تو آقائے دوجہاں حضرت محمد مصطفی ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔ حدیث شریف میں ہے ایک دن سرکار دو عالم ﷺ نے صحابہ سے پوچھا۔ کیا میں تمھیں نہ بتاؤں کہ تم میں بہترین لوگ کون ہیں؟

صحابہ نے عرض کیا کہ جی ہاں !اے اللہ کے نبی ﷺ ہمیں ضرور بتائے کہ ہم میں بہترین لوگ کون ہیں ۔آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا۔تم میں بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب ان کے چہروں کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے ،یقیناً میرے والد گرامی کا چہرہ ایسا ہی تھا کہ جب نظر پڑتی تو اللہ یاد آتا تھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی ذات میں ایسی کشش پیدا فرمائی جو بھی دیکھتا تھا کھینچا چلا آتا تھا عام طور پر آپ سادہ لباس استعمال فرماتے تھے ۔نیلا تہبند سفید چکن کا کرتہ سفید ٹوپی لیکن اس سادگی میں بھی کشش تھی رعب ودبدبہ تھا ہمیشہ یہی لباس استعمال فرماتے تھے۔

لیکن جب کسی بڑے جلسے یا کانفرنس وغیرہ میں تشریف لے جاتے تو سر پر تاج اشرفی تن پر جبہ مبارک ہاتھ میں عصا ،سمنانی جاہ وجلال کے ساتھ تشریف لے جاتے اس وقت کیفیت الگ ہوتی تھی ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہو کہ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کی شخصیت میں جو کشش تھی وہ خاندانی لباس کی وجہ سے تھی تو اپنے قارئین کے لئے ایک چشم دید واقعہ پیش کر دوں والد محترم نے اپنی حیات مبارکہ میں 17 حج کئے ایک مرتبہ حج پر تشریف لے جا رہے تھے ہم سب بھائی اور مریدین آپ کو رخصت کرنے کے لئے ائیر پورٹ پر موجود تھے والد صاحب احرام کی حالت میں تھے۔ہم سب آپ کے گرد کھڑے تھے۔ یہ والد محترم کی جوانی کا دور تھا سن تو مجھے یاد نہیں لیکن اتنا ضرور یاد ہے کہ اس وقت آپ کی ریش مبارک بالکل سیاہ تھی ۔ہم نے دیکھا کہ اچانک ایک صاحب

سامنے سے گذرے ان کی ڈاڑھی سفید تھی اور چہرے سے کافی عمر رسیدہ لگ رہے تھے۔والد صاحب کو دیکھتے ہی رک گئے اور پھر آگے بڑھ گئے چند منٹ بعد پھر آئے اوراسی طرح دیکھتے ہوئے گذر گئے۔اس طرح انہوں نے تین چکر لگائے ہم سوچنے لگے کہ ہوسکتا ہے کہ کوئی پرانے جاننے والے ہوں اور پہچاننے کی کوشش کر رہے ہوں ہم ابھی یہی سوچ رہے تھے کہ وہ صاحب آئے اور والد صاحب کے قریب کھڑے ہوکر ان کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا سبحان اللہ واہ بیٹا واہ کیا کشش ہے تمھارے چہرے پر تین مرتبہ میں یہاں سے گذرا ہوں لیکن آگے نہیں جاسکا دل چاہا کہ پھر تمہیں دیکھوں یہ کہہ کر انھوں نے والد صاحب کے سر پر ہاتھ پھیرا اور چلے گئے۔

راقم الحروف کو اکثر سفر میں آپ کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل ہوا ایک مرتبہ ہالینڈ سے واپسی پر ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا فرسٹ کلاس کا ٹکٹ تھا۔فرسٹ کلاس میں محدود سیٹیں ہوتی ہیں اور جہاز کا عملہ فرسٹ کلاس کے مسافروں کی بڑی آو بھگت کرتا ہے جب ہم جہاز میں داخل ہوئے تو جہاز کے عملے نے والد صاحب کو دیکھتے ہی ایک دوسرے کی جانب اشارہ کیا۔میں سوچنے لگا کہ پتہ نہیں یہ کیوں اس طرح اشارے کر رہے ہیں میں اور والد صاحب اپنی اپنی سیٹیوں پر بیٹھ گئے روانگی کیونکہ صبح کی تھی اور اُس وقت نو بج رہے تھے والد صاحب قبلہ کا یہ معمول تھا کہ وہ صبح ۱۰۰ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھتے تھے لہذا انہوں نے اپنے معمول کے مطابق تسبیح نکالی اور

سورۂ مزمل شروع کر دی جہاز کا عملہ حسبِ معمول ہماری خاطر مدارت میں لگا رہا اس خاطر مدارت کا احساس ہمیں اس لئے بھی نہیں ہوا کہ جہاز کے عملے کا یہ سلوک فرسٹ کلاس کے مسافروں کے ساتھ اسی طرح کا تھا۔

تقریباً دو گھنٹے بعد مجھے بیت الخلاء جانے کی ضرورت پڑی تو میں اپنی سیٹ سے اٹھا اور بیت الخلاء چلا گیا جب میں واپس آیا تو جہاز کے عملے کے ایک فرد نے مجھے روک کر پوچھا یہ بزرگ جو آپ کے ساتھ ہیں یہ کون ہیں راقم نے کہا کہ یہ میرے والد محترم ہیں اس نے کہا جس وقت یہ جہاز میں داخل ہوئے اور ہم نے ان کے چہرے کو دیکھا تو ہم سب آپس میں یہی باتیں کر رہے تھے کہ ان کے چہرے پر کتنا نور ہے پھر اس نے والد صاحب کے متعلق بہت سی باتیں معلوم کیں اور جب یہ باتیں اس نے عملے کے دیگر افراد کو بتائیں تو وہ بھی ایک ایک کر کے آتے رہے اپنے مسائل بیان کرتے رہے۔ والد صاحب نے انھیں وظائف پڑھنے کے لئے بتائے اور سب کو نماز کی تاکید کی کراچی سے ہالینڈ سات گھنٹے کے سفر میں یہی کیفیت رہی جب ہمارا سفر ختم ہوا تو جہاز کے عملے کے تقریباً تمام ہی افراد والد صاحب کے عقیدت مند بن چکے تھے میں سوچنے لگا کہ انھوں نے نہ کوئی اپنی کرامت بیان کی نہ اپنے حسب نسب کے متعلق بتایا صرف ان کے چہرے مبارک کو دیکھ کر ہی سب کھینچے چلے آئے۔

اسی طرح ایک مرتبہ آپ کی آنکھ میں موتیا ہو گیا نارتھ ناظم آباد میں شیراز

ہسپتال میں معائنہ کیا گیا وہاں ماہر امراض چشم ڈاکٹر شیراز نے آپ کی آنکھ کا معائنہ کیا اور اس بات پر اصرار کیا کہ ان کا آپریشن میں ہی کروں گا یاد رہے کہ ڈاکٹر شیراز سے والد محترم کی واقفیت نہیں تھی اور کسی قسم کا تعارف نہیں ہوا تھا جب ان سے آپریشن کا خرچہ معلوم کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ میں ان کے آپریشن کی فیس نہیں لوں گا کیونکہ ان کا چہرہ بہت پیارا ہے اور بڑا پرنور ہے میں ان سے بہت متاثر ہوا ہوں ایسا ہی ایک واقعہ میرے برادر اصغر حکیم سید اشرف سلمہ نے مجھے سنایا ایک مرتبہ سفر عمرہ میں حرم مکہ سے باہر تشریف لا رہے تھے ۔کافی رش تھا ایک عرب حضرت کی وئیل چیئر کے آگے آگے چل رہا تھا میں نے آہستہ سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر والد صاحب کی جانب متوجہ کیا اور راستہ دینے کو کہا اس نے جب مڑ کر دیکھا تو بے اختیار سبحان اللہ کہا اور والد صاحب علیہ الرحمۃ کا ماتھا چوم لیا۔

اسی طرح حرم نبوی ﷺ میں جب آپ مواجہہ شریف سے سلام پیش کر کے لوٹتے تو وہاں ایک جم غفیر ساتھ ہو جاتا۔والد صاحب روزانہ نئے دالان میں اپنے نفل مکمل کرتے تا کہ دنیا والے معمولات میں دخل نہ ڈالیں۔ایسے کتنے ہی واقعات ہیں جو اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ والد محترم کا چہرہ بڑا پرنور اور پر کشش تھا جو بھی دیکھتا تھا دیکھتا ہی رہ جاتا تھا۔

حقیقت میں یہ ان کی عبادت و ریاضت کا نور تھا اور یہ نور رب العین کی جان سے ان کی شب بیداریوں کا انعام تھا استقامت کے ساتھ معمولات پر عمل

شریعت وسنت کی اتباع و پیری اور محبت رسول ﷺ کا ثمرہ ونتیجہ تھا جیسا ان کا چہرہ پرنور اور پرکشش تھا ایسا ہی ان کا مزار مبارک بھی پرنور اور پرکشش ہے جس طرح ان کی حیات مبارکہ میں ان کے پاس بیٹھنے سے قلبی سکون ملتا تھا۔آج بھی ان کے مرقد مبارک پر انوار وتجلیات کی بارش ہورہی ہے اوران شاءاللہ تعالی تا قیامت ہوتی رہے گی ۔اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کے درجات کو بلند فرمائے اورہمیں ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاکپائے اشرف المشائخ

ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف الجیلانی

(۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء)

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ

کے پانچویں یوم وصال کے موقع پر ماہنامہ الاشرف کا اداریہ

اصلاحی۔ پاکیزہ زندگی

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔"من عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مؤ من فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ" (پارہ نمبر۱۴سورۃ النحل آیت نمبر۹۷)

"جس نے نیک عمل کیا مردوں اور عورتوں سے اور وہ مومن ہے پس ہم اسے پاکیزہ زندگی عطا کریں گے"۔

مفتی اہلسنت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی قدس سرہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ یہاں پاکیزہ زندگی سے مراد اصلاحی زندگی ہے اور حقیقت میں دیکھا جائے تو بزرگانِ دین اور اولیائے کاملین کا مشن ہی اصلاح کرنا تھا۔انہوں نے اپنی زندگیاں معاشرے کی اصلاح اور فلاح کے لئے وقف کردیں۔انہی نفوس قدسیہ میں سے ایک اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کی ذات والا صفات تھی۔جن کو ظاہری طور پر ہم سے جدا ہوئے پانچ سال گزر گئے۔آج ہم ان کا پانچواں یوم وصال منا رہے ہیں۔جب ہم ان کی حیات مبارکہ کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں ان کی حیات۔حیات طیبہ یعنی پاکیزہ اور اصلاحی زندگی نظر آتی ہے۔عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ پیران عظام مریدین کی اصلاح کی طرف تو

جہ نہیں دیتے ۔حضرت قبلہ نے انتہائی مصروفیات کے باوجود مریدین کی تربیت اور اصلاح کی جانب توجہ فرمائی ۔ویسے تو آپ کی ہر محفل اور نشست ہی اصلاحی ہوتی تھی لیکن آپ نے مریدین کی تربیت کے لئے خاص طور پر ہر اتوار کو بعد نمازِ عصر روحانی تربیتی نشست مقرر فرمائی جس سے آپ خطاب فرماتے تھے ۔معاشرے میں ہونے والی برائیوں کی نشاندہی فرماتے اور مریدین کو نہ صرف یہ کہ ان سے بچنے کا حکم دیتے بلکہ بچنے کا طریقہ بھی بتاتے ۔آپ کا اصلاح کرنے کا انداز سب سے مختلف اور منفرد تھا۔آپ نے کبھی کسی مرید کو ڈانٹا نہیں جھڑکا نہیں تیز لہجہ میں گفتگو نہیں کی بلکہ اگر کوئی مرید یا معتقد کسی برائی میں ملوث پایا جاتا تو آپ محفل میں نام لئے بغیر اس انداز سے اصلاح فرماتے کہ مذکورہ شخص دل ہی دل میں شرمندہ ہو جاتا اور سچے دل سے توبہ کر لیتا اس کی اصلاح ہو جاتی اور پردہ پوشی بھی قائم رہتی ۔ایک صاحب بجلی کی چوری کرتے تھے ۔لائن مین سے بات ہو ئی تھی وہ روزانہ رات کو آ کر تار میٹر سے الگ کر کے ڈائریکٹ کر دیتا ساری رات مشینیں چلتیں صبح پھر تار میٹر سے لگا دیا جاتا اس طرح بل بہت ہی مختصر آتا تھا ایک دن انہوں نے والد گرامی سے عرض کیا کہ حضور میرے کارخانے میں چل کر دعا کر دیجئے آپ تشریف لے گئے ان کے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے ۔دوران گفتگو ان صاحب کا نام لے کر آپ نے فرمایا آج کل لوگ بجلی

چوری کرر ہے ہیں پھران سے سوال کیا بتائے لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں وہ صاحب کہتے ہیں کہ جیسے ہی حضرت نے مجھ سے سوال کیا میں ایک دم گھبرا گیا میرے پیروں تلے زمین نکل گئی۔ پسینے آ گئے جواب کیا دیتا میں تو خود ہی یہ جرم کرر ہا تھا۔ جب میں کوئی جواب نہ دے سکا تو حضرت نے خود ہی فرمایا کیا فائدہ حلال روزی کو حرام کرنے کا پھر آپ نے موضوع بدل دیا اس کے بعد آپ کچھ دیر میرے آفس میں تشریف فرما رہے پھر دعا فرمائی اور میرے ہمراہ قیام گاہ پر آ گئے۔ میں آپ کو چھوڑ کر واپس کارخانے گیا تو سارے راستے حضرت کا سوال اور وہ جملہ ''کیا فائدہ حلال روزی کو حرام کرنے کا'' میرے دماغ میں گھومتا رہا۔ میں آفس پہنچا اور اپنے پارٹنر سے کہا آج سے ہم بجلی چوری نہیں کریں گے۔ اس نے مجھے غور سے دیکھا اور کہا تمہیں کیا ہوا؟ اگر ہم یہ نہیں کریں گے تو بچت کیسے ہو گی۔ میں نے اسے حضرت کا سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ضرور کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے جو حضرت نے ہمیں پہلے سے متنبہ کر دیا ہے حالانکہ ہم نے انہیں یہ بتایا بھی نہیں تھا کہ ہم یہ کام کرر ہے ہیں۔ اس نے کہا تم ایسے ہی اپنے پیر کو چڑھا رہے ہو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کچھ نہیں ہوگا میں نے کہا حضرت نے یہ بات بغیر موضوع کے کہی ہے لہذا میں فیصلہ کر چکا ہوں۔

میں نے شام کو لائن مین سے بات کی اور اس سے صاف کہہ دیا کہ اب

ہم یہ کام آئندہ نہیں کریں گے۔اب تک تمھارا جو حساب بنتا ہے وہ لے لو وہ بھی بڑا حیران ہوا اس نے حساب بتایا میں نے تمام رقم اسے دے دی پھر میٹر کے مطابق کارخانہ چلنے لگا۔اس واقعہ کے ٹھیک ۲۰ بیس دن بعد مارکیٹ میں پولیس کا چھاپہ پڑا اوران تمام کارخانے والوں کو گرفتار کرلیا گیا جو بغیر میٹر کے بجلی استعمال کررہے تھے ۔ہمارے کارخانے میں بھی پولیس آئی لیکن ہم مطمئین تھے کہ ہمارا کارخانہ صحیح چل رہا تھا تمام چیکنگ کر کے وہ چلے گئے ان کے جانے کے بعد میں نے پارٹنر سے کہا دیکھو حضرت نے ہمیں کیسے بچا لیا اگر وہ ہم سے یہ بات نہ کہتے یا ہم ان کی بات پر عمل نہ کرتے تو ہم بھی گرفتار ہوتے اور سب جگہ رسوائی الگ ہوتی۔حضرت نے ہماری اصلاح فرمائی اور ہم ہمیشہ کے لئے اس برائی سے تائب ہو گئے۔یہ تو صرف ایک واقعہ ہے جو ہم نے اختصار کے ساتھ بیان کر دیا ایسے بہت سے واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کس طرح مریدین کی اصلاح فرماتے تھے۔آپ کی صحبت بافیض میں بیٹھنے والے نمازی بن گئے باشرع ہو گئے اور تمام گناہوں سے تائب ہوکر سچے مسلمان بن گئے۔جنہوں نے کبھی تسبیح و مصّلے کی شکل نہیں دیکھی تھی انہوں نے اپنی نگرانی میں ''اللہ الصمد'' اور دعا حزب البحر کے چلے کرائے۔آپ نے ایسی اصلاح فرمائی کہ کثیر تعداد میں لوگ صراط مستقیم پر گامزن ہو گئے۔یہ سب اسی حیات طیبہ یعنی پاکیزہ زندگی کا نتیجہ تھا۔آج حضرت کے وصال مبارک کو پانچ

سال ہو چکے ہیں آپ کے پانچویں یوم وصال کے موقع پر آپ کی جانشین کی حیثیت سے تمام مریدین ومعتقدین کو میں یہ پیغام دینا چاہتا ہوں حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کو خراج عقیدت پیش کرنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ آپ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور آپ کے مشن کو جاری رکھا جائے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کے مرقد مبارک پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور درجات کو بلند سے بلند فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاکپائے اشرف المشائخ

ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف الجیلانی

(۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء)

☆☆☆☆☆☆☆

روحانی تربیتی پروگرام

درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد فردوس کالونی

زیرِ سرپرستی

فخر المشائخ ابو المکرّم

ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی

سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی گلبہار، کراچی

ھفتہ واری پروگرام

☆ محفل ذکر و حلقہ: ہر جمعرات ---------- ۱۰ بجے۔

☆ ختم خواجگان: ہر جمعہ کو بعد نمازِ جمعہ۔

☆ تربیتی نشست: ہر اتوار بعد نمازِ عصر تا مغرب۔

ماھانہ پروگرام:

۱۔ ماہانہ فاتحہ و محفلِ نعت: حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف

الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہر اسلامی مہینہ کی ۱۳ تاریخ کو بعد نمازِ مغرب۔

۲۔ **ماہانہ فاتحہ ومحفلِ سماع:** سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قطب ربانی ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہر ماہ کی ۱۷ تاریخ کو بعد نمازِ عشاء۔

۳۔ **ماہانہ فاتحہ ومحفلِ سماع:** حضرت غوث العالم محبوبِ یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ ہر اسلامی مہینہ کی ۲۷ تاریخ کو بعد نمازِ عشاء۔

۴۔ **ہر ماہ نوچندی جمعرات:** (اسلامی مہینہ کی پہلی جمعرات) کو شب بیداری کا پروگرام جس میں آیتِ کریمہ، اللہ الصمد اور درود شریف کا ختم ہوتا ہے

سالانہ پروگرام

۱۔ **شب بیداری:** دس محرم الحرام، شبِ عاشوراء۔

۲۔ **سہ روزہ مرکزی سالانہ عرس اشرفیہ:** حضرت غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ ۲۶ محرم الحرام تا ۲۸ محرم الحرام۔

۳۔ **ماہ ربیع الاول:** شب بیداری بارھویں شب، شبِ ولادت رسول اللہ ﷺ

۴۔ **سہ روزہ مرکزی سالانہ عرس اشرفیہ:** حضرت قطب ربانی ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۶ جمادی الاول تا ۱۸ جمادی الاول

۵۔ ماہ رجب المرجب: شب بیداری ستائیسویں شب،شب معراج النبی ﷺ

٦۔ ماہ شعبان المعظم : شبِ بیداری ۱۵ شب،شبِ برأت

۷۔ ماہ رمضان المبارک: ۲۰ رمضان المبارک ختم القرآن

۸۔ ماہ رمضان المبارک: ۲٦ ویں شب دوروزہ شبینہ اشرفیہ

۹۔ ماہ رمضان المبارک :شب بیداری ستائیسویں شب،شب قدر،شبینہ اشرفیہ

۱۰۔ سالانہ اشرف المشائخ کانفرنس: حضرت اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کی سالانہ فاتحہ ۱۳ ذیقعدہ بعد نماز عشاء

قطعات

مخدوم منور عارفی سلطانی

بارگاہ صمدیت میں ہو گئے وہ سُرخرو
تم کو کیا منصب ملا ہے سید احمد اشرفی
ہاتف غیبی نے دی مخدوم یہ سن کر صدا
حق نما حق آشنا ہے سید احمد اشرفی

منقبت

پروفیسر صوفی سید عابد میر قادری سلطانی

حق شناس وحق نما ہیں احمد اشرف اشرفی
عارفوں کے پیشوا ہیں احمد اشرف اشرفی

عاشق خیر الوریٰ اور جان نثار مصطفےٰ
مظہر صدق وصفا ہیں احمد اشرف اشرفی

دلبر حیدر ہیں جان مادر حسنین ہیں
پنجتن کے دلربا ہیں احمد اشرف اشرفی

شمع بزم غوثیہ ہیں پیکر فقر و غنا
رہبر راہِ ھدیٰ ہیں احمد اشرف اشرفی

گلشن چشتی کا بھی یہ اک گل خوش رنگ ہے
جان جملہ اولیا ہیں احمد اشرف اشرفی

راحتِ قلب جناب طاہر اشرف آپ ہیں
رہنمائے اذکیا ہیں احمد اشرف اشرفی

عابدان کو دو خبر جو ڈھونڈ تے ہیں چارہ گر
حامی ہر بےنوا ہیں احمد اشرف اشرفی